محمد جعفر پھلواروی

تاثرات

گزشتہ پانچ سال کے اثنا میں حکومت نے کئی ایسے قوانین نافذ کیے جو ملک و ملت کے مفاد، معاشرے کی اصلاح و ترقی اور دین کے عصری تقاضوں کے مطابق اور ضروری تھے۔ ان ہی میں ایک قانون عائلی قوانین کا آرڈی ننس بھی ہے جو معاشرے کے لیے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ قوم کی غالب اکثریت نے اس کا خیر مقدم کیا لیکن بعض حضرات ایسے بھی تھے جن کو اس سے جزوی یا کلی اختلاف تھا۔

رائے کی آزادی ایک بڑی نعمت ہے اور ہم اس پر پابندی لگانے کے حق میں نہیں ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ کسی بات کی مخالفت کو نہ تو محض مخالفت برائے مخالفت ہونا چاہیے اور نہ اسے اسٹنٹ کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔ نیز مخالفت کو سراسر تعمیری ہونا چاہیے نہ کہ تخریبی یا حصولِ اقتدار کا ذریعہ اور اس کا یہ انداز بھی نہیں ہونا چاہیے کہ جو کچھ ہم سمجھ چکے ہیں یا ہمارا فرقہ مان چکا ہے بس وہی دین ہے باقی سب کچھ گمراہی ہے۔ جس طرح ہم سوچنے اور بولنے کا حق رکھتے ہیں اسی طرح دوسروں کو بھی سوچنے اور بولنے کا حق ہے خواہ وہ راعی ہو یا رعایا۔ معمولی علم رکھنے والا ہو یا بہت بڑا عالم۔ اگر یہ رجحان ہے کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی صحیح ہے تو یہ رجحان ہر فرقے کو رکھنے کا حق پہنچتا ہے اور اس طرح ہم ملک میں کوئی صحیح قانون نافذ کرنے کا موقع نہ پاسکیں گے۔ اس لیے کہ دنیا میں کوئی قانون بھی ایسا نہیں بنایا جاسکتا جس میں کوئی خرابی نہ ہو اور جس کے خلاف کوئی مواد نہ مل سکتا ہو۔ ہاں اگر کسی قانون کا کوئی ثبوت کتاب و سنت اور فقہ سے نہ مل سکتا ہو بلکہ سب اس کے خلاف جاتے ہوں تو اس کی مخالفت آخر دم تک کیجیے۔ لیکن اگر کسی قانون کی تائید میں شرعی دلیل بھی موجود ہو اور اکثریت اس کی حمایت کرے تو اسے مان لینا اس سے بہتر ہے کہ مخالفتوں کا طوفان برپا کر کے امت میں تفریق اور فتنہ و فساد پھیلایا جائے۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ کتاب و سنت میں یا مجتہدین کی فقہ میں اگر